Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | پیر ۲۱ شعبان ۱۴۰۲ھ، ۱۴ احسان ۱۳۶۱ ہش، ۴ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۳۱

## اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۳ احسان رجون حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے دن سے بہت علیل ہے۔ جسم کے حصوں میں درد رہتا ہے۔ تاہم آج صبح طبیعت قدرے بہتر تھی۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

مکرم محترم چوہدری نصیر احمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کے دونوں گردے جواب دے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ بہت سی پیچیدگیاں بھی ہیں۔ ذیابیطس کے پرانے مریض ہیں۔ نظر بھی قریباً قریباً بند ہو چکی ہے۔ بعض اوقات خون بھی دینا پڑتا ہے۔ غرضیکہ بہت سی پیچیدگیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ شافی مطلق محض اپنے فضل سے شفا کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ ان کے سب ہم و غم دور فرمائے۔ آمین۔

عاجز سب بھائی اور بہنوں سے نہایت عاجزی سے اور انکساری سے محترم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (صلاح الدین)

(۸-۱۸۷ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور ۲۵)

• تین چار دن سے مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب لو لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بخار ۱۰۴ تک رہا ہے۔ احباب خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ (عباد اللہ گبانی)

### کیا آپ؟

- چندہ عام
- حصہ آمد
- چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

بحرِ حکمت کے موتی۔ جوامع الکلم۔ جواہر الکلام

# اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں

## قیادت کی بہترین تیاری اللہ اور اس کے رسول کیساتھ محبت کرنا ہے

بَلٰى ق مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ أَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ:- آیت ۱۱۴)

ترجمہ:- (اور بتاؤ کہ دوسرے لوگ) کیوں نہیں (داخل ہوں گے) جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا (بھی) ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ (مقرر) ہے۔ اور ان کو (آئندہ کے متعلق) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔ اور نہ وہ (کسی سابق نقصان پر) غمگین ہوں گے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟" قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ: "أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ:- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "قیامت کب ہوگی؟" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ بدوی نے جواب "صرف اللہ اور اس کے رسول کیساتھ محبت" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا جس سے تجھے محبت ہے" ایک روایت میں ہے کہ اس بدوی نے کہا میں نے نماز روزہ اور صدقے کے ذریعہ قیامت کی کوئی تیاری نہیں کی۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے اسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں۔ اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلی خالی ہو جائیں اور کوئی بُت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے۔ اور بکلی مرضیات الٰہیہ میں محو ہو جائیں۔ اور بعد اس فنا کے وہ بقا ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دوسرا رنگ بخشے۔ اور ہماری معرفت کو ایک نئی نورانیت عطا کرے۔ اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں اور ہمارا وہ قدیم خدا بھی

(باقی صفحہ ۸ پر)

## تجدید بیعت کے سلسلہ میں ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الرابع ہو چکا ہے۔ تمام احباب جماعت اپنی تجدید بیعت تحریری طور پر جلد از جلد دفتر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ نئے فارم نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے جملہ جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

تجدید بیعت کے لیے بیعت کنندگان کی فہرستیں سادہ کاغذ پر بھی دستخط کروا کر نئے بیعت فارم کیساتھ منسلک کی جا سکتی ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ر شعبان ۱۴۰۲ھ
۱۴ر احسان ۱۳۶۱ ہش

# احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا ایک امتیازی نشان

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں صرف اپنی ہی اطاعت کا نہیں بلکہ اطاعتِ رسولؐ کا بھی حکم دیا ہے اور رسولؐ کی اطاعت کو بھی خدا نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے صرف اپنی اور رسولؐ کی اطاعت کی ہی تلقین نہیں کی بلکہ اولی الامر کی اطاعت کا بھی ساتھ ہی حکم دیا ہے اور اس طرح اللہ رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ خلفاء کی اطاعت کو بھی لازمی ٹھہرایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک کی اطاعت بیک وقت تینوں کی اطاعت کو مستلزم ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے آپؐ کی اطاعت کو لازم پکڑا اس نے ساتھ ہی اللہ کی اطاعت کا جوا بھی اپنی گردن میں ڈالا۔ اور اسی طرح جس نے آپؐ کے جانشین یا خلیفہ کی اطاعت کا اپنے آپ کو پابند کیا اس نے اس ذریعہ سے دراصل آپؐ ہی کی اطاعت کا اپنے آپ کو پابند بنایا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ ، وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ (مسلم کتاب الامارۃ)

یعنی جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے صاحب امر (یعنی خلیفۂ وقت) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جو صاحب امر (یعنی خلیفۂ وقت) کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

اس حدیث سے خلفاء کی اطاعت کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ خلفاء کی اطاعت میں فی الاصل رسولؐ اور رسولؐ کو بھیجنے والے اللہ کی اطاعت از خود شامل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خلفاء کی اطاعت کے بغیر اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے خلفاء کی اطاعت کی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے ایک موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی تدبیر کے ماتحت کر دیں۔ مگر وہ مردہ نہیں ہوتے، ان کے اندر جوش اور اخلاص ہوتا ہے، وہ قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں مگر قربانی کے لئے وہ خدا کی طرف دیکھتے ہیں۔ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے اذن ہو اور جس رنگ میں ہو وہ اسی وقت اور اسی رنگ میں قربانی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی فوقیت اور عظمت کی بڑی علامت فرمانبرداری اور اطاعت کا ایسا ہی نمونہ ہوتا ہے جو دوسری قوموں میں نظر نہیں آتا۔ جو چیز دوسروں کی نگاہ میں ذلت ہو وہ ان کی نگاہ میں عزت ہوتی ہے اور جو دوسروں کو عزت نظر آئے وہ اسے ذلت سمجھتے ہیں۔ لوگ عزت اس میں سمجھتے ہیں کہ اپنے نفس کا غصہ نکال لیں اور مومن اس میں کہ خدا تعالےٰ کا حکم پورا ہو۔ نفس کا غصہ بے شک نہ نکلے۔ جب کوئی شخص ایسا ہو جائے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ آسمان سے فرشتے نازل کرتا ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ تم سوچو تو سہی کہ ہماری اتنی طاقت ہے کہ ساری دنیا کو فتح کر سکیں۔ ہمیں تو جو کامیابی ہوگی فرشتوں کے ذریعہ ہوگی اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب مومن اپنے نفسوں پر قابو رکھیں اور دل میں اس کے لئے بالکل تیار رہیں کہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے گی تو اپنے نفسوں کو قربان کر دیں گے۔ مگر اپنے ہاتھوں اور زبانوں کو قابو میں رکھیں اور کوئی بات ایسی نہ کریں جو خلاف شریعت اور خلاف آداب ہو۔ شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں۔ پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک طرف تو شریعت کا احترام قائم کریں اور دوسری طرف خلفاء کا ادب و احترام قائم کریں اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے۔

بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس کی جگہ پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر ہو جاتا ہے، جو میرا جوا اپنی گردن سے اتارتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوا اتارتا ہے، اور جو ان کا جوا اتارتا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جوا اتارتا ہے، اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جوا اتارتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا جوا اتارتا ہے۔ میں بے شک انسان ہوں مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے ..... یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت کو دیکھتے ہوئے میں انسانوں پر انحصار نہیں کر سکتا اور تم بھی یہ نصرت اس طرح حاصل کر سکتے ہو کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ ..... اگر تم کامل طور پر اطاعت کرو تو مشکلات کے بادل اڑ جائیں گے، تمہارے دشمن زیر ہو جائیں گے اور فرشتے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت و سطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے لیکن شرط یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کرو ..... تمہارا فرض یہی ہے کہ خلیفہ کے ہاتھ اور اس کے ہتھیار بن جاؤ تب ہی برکت حاصل کر سکو گے اور تب ہی کامیابی نصیب ہوگی۔ اللہ تعالےٰ تم کو اس کی توفیق بخشے۔"

(الفضل ۴ر ستمبر ۱۹۳۷ء)

اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ایک خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہم احمدیوں میں اپنے امام ہمام کے ساتھ محبت و عشق اور کامل اطاعت کا جذبہ اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے اور بفضل اللہ تعالےٰ اسے دنیا میں ضرب المثل کا درجہ حاصل ہے ہمارا یہ جذبہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہمارا ایک امتیازی نشان ہے اور ہم اس کے ذریعہ دنیا میں پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں۔ نسلاً بعد نسلٍ اپنے اس امتیازی نشان کو برقرار رکھنا اور اسے درخشاں سے درخشاں تر بناتے چلے جانا ہمارا ایک اہم اور بنیادی فرض ہے۔

اب جبکہ اللہ تعالےٰ نے خلافتِ رابعہ کی شکل میں ہم پر اپنے عظیم الشان انعام کا اعادہ فرما کر اپنے دائمی وعدہ کو ایک دفعہ پھر حتم بالشان طریق پر پورا فرمایا ہے، ہمارا بدرجۂ اولےٰ یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اس امتیازی نشان کو درخشاں سے درخشاں تر بنائیں اور اس طرح ظاہر کر دیں کہ ہمارا یہ امتیازی نشان ایک دائمی نشان ہے۔ ہمارے ساتھ خلافت کا خدائی وعدہ ایک دائمی وعدہ ہے جو اس امر کا مقتضی ہے کہ ہم میں خلافت کے ساتھ محبت و عقیدت اور اس کی اطاعت کا جذبہ بھی ایک دائمی جذبہ ہو۔ پس ہمارے لئے ضروری اور ازبس ضروری ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنے محبت و عشق کے جذبہ کو ترقی دیں اور اس حد تک ترقی دیں کہ اس محبت و عشق کے بالمقابل خونی رشتوں اور دنیوی تعلقات اور مال و منال کی محبت سراسر ہیچ نظر آئے اور پھر محبت و عشق کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنے اطاعت کے جذبہ کو اس درجہ ترقی دیں کہ یہ فطری تقاضے کی شکل اختیار کر لے اور ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہ رہے کہ ہم کبھی آپ کے احکام کی بجا آوری میں نفس کے اندر کوئی تنگی محسوس کریں بلکہ ہمیشہ ہی پوری بشاشت اور انشراح صدر کے ساتھ آپ کے ہر حکم پر لبیک کہتے چلے جائیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مقام پہچاننے، آپ کے ساتھ کمال درجہ محبت و عقیدت رکھنے آپ کے ادب و احترام کو ہر آن ملحوظ رکھنے اور جملہ امور میں آپ کی اطاعت کو لازم پکڑنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اللہ اور رسولؐ کی محبت اور اطاعت میں ترقی کر کے روحانی فیوض و برکات حاصل کریں اور غلبۂ دینِ حق کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر کے عنداللہ فائز المرام ٹھہریں۔ آمین

## اللہ کا احسان

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:-

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم) (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثالثہ کی ایک انقلابی تحریک

## وقفِ عارضی

## قرآنی انوار کے پھیلانے اور تربیت کا موثر ذریعہ

مکرم سعید احمد صاحب اظہر
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

### وکلاء، پروفیسروں، اساتذہ، خواتین اور سرکاری ملازمین کے لئے اہم ترین ارشادات:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(آل عمران آیت ۱۰۵)

ترجمہ:۔ امتِ مسلمہ میں ہمیشہ ایک ایسا گروہ موجود ہونا چاہیے جو لوگوں کو بھلائی اور نیکی کے کاموں کا حکم دیتا رہے اور انہیں برائیوں سے روکتا رہے۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کی اہم روحانی تحریکات میں سے ایک نہایت ہی مفید اور بابرکت تحریک وقفِ عارضی ہے جس کا مقصد قرآنِ کریم کے انوار کو پھیلانا اس کے علوم کی اشاعت کرنا۔ احبابِ جماعت کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنا۔ ہر احمدی کو نورِ قرآن سے منور کرنا۔ ان کے اندر خدمتِ دین کا جذبہ پیدا کر کے انہیں ایک زندہ اور فعال قوم بنانا ہے۔ حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) فرماتے ہیں۔

"چاہیے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لیے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ اور تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں۔ اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوتِ جذب ہوتی ہے وہ آپ جاذب ہوتا ہے وہ اکیلا رہتا ہی نہیں ..... اور جو اس راہ میں مر جائیں گے وہ شہادت کا درجہ پائیں گے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۵ تا صفحہ ۲۱۶)

قرآنِ کریم کے اس حکم اور حضرت اقدس کے ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ عارضی کی بابرکت سکیم جاری فرمائی۔ اس سکیم کی برکت کے بارے میں جو الہٰی اشارہ حضور کو ہوا اس کے بارے میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث فرماتے ہیں۔

گزشتہ پیر (یکم اگست ۱۹۶۶ء) کے دن ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا۔ اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔ اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوارِ قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے دیکھا ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء)

اس سے قبل جب قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث نے وقفِ عارضی کی تحریک جاری کی تھی۔ تو اسکے متعلق یوں جماعت کو متوجہ فرمایا:۔

"میں جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لیے وقف کریں۔ اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لیے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے لیے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں۔ اور جو کام ان کے سپرد کیا جاوے اُسے بجالانے کی پوری کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۲ر مارچ ۱۹۶۶ء)

### وقفِ عارضی کا مقصد

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے فرمایا۔

"وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لیے نمونہ بن جائیں۔"

(الفضل ۴ر مئی ۱۹۶۹ء)

پھر فرمایا:۔

"تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں۔ ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کیطرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کیطرف انکی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں وہ سوچتے ہیں اور اپنے نقصوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لیے نمونہ بنیں۔ ان کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۷۷ء)

### تعلیم قرآن

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے فرمایا۔

"بڑے بڑے کام جو ان دوستوں (واقفین عارضی) کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی انہیں نگرانی کرنا ہوگی اور اسے منظم کرنا ہوگا۔" (خطبہ جمعہ ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء)

حضور نے وقفِ عارضی کی تحریک پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لیے وقف کریں۔"

(الفضل ۲ر نومبر ۱۹۶۶ء)

پھر فرمایا:۔

"جماعت یا تو مجھے ایک ہزار مربی دے (یعنی ایسے ہزار بچے مجھے دے دے جنہیں تربیت دے کر مربی بنایا جائے) اور یا ضرورت کے مطابق واقفین عارضی مہیا کرے ..... اگر آپ مجھے واقفین نہیں دیں گے یا خود وقف کے لیے آگے نہیں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ اور سامان کر دے گا۔ لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کیوں محروم ہو رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲ر نومبر ۱۹۶۶ء)

### مجلس موصیاں اور وقفِ عارضی

حضور نے فرمایا:۔

"موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم سیکھنے قرآن کریم کے نور سے منور ہونے۔ قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے ..... اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰ر اپریل ۱۹۶۹ء)

پھر فرمایا:۔

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقفِ عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ اور اُن پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں حتیٰ کہ ان کے گھر میں کوئی مرد۔ کوئی عورت۔ کوئی بچہ یا کوئی فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو۔ یا ان کے پاس رہتا ہو۔ ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے۔ پھر ترجمہ سکھانا ہے پھر قرآن کریم کے معنی پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا۔

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اُس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔ اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو۔ اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

حضور نے فرمایا:

"ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے دل کو نورِ قرآن سے اتنا منور کرے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نور ہی نظر آئے اور پھر ایک معلّم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوارِ قرآنی سے منوّر کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء)

حضور فرماتے ہیں:۔

"وقفِ عارضی کی ضرورت بہت سے بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افرادِ جماعت خود مربّی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لیے مَیں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے وقفِ عارضی کی اس بابرکت تحریک پر جہاں ہر احمدی کو اس میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی ہے وہاں جماعت اور جماعت کی تمام تنظیموں (انصاراللہ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ) وکلاء۔ ڈاکٹرز کالج کے پروفیسروں۔ سکول کے اساتذہ اور طلباء کو بھی اس بابرکت تحریک میں بھرپور حصہ لینے اور اسکی برکات سے فائدہ اٹھانے کی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ وکلاء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بعض ایسے پیشے والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعتِ علوم قرآنی کے لیے وقف کر سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

کالج کے پروفیسرز۔ سکول کے اساتذہ کے متعلق فرمایا:۔

"اسی طرح کالجوں کے پروفیسروں اور لیکچرار سکولوں کے اساتذہ۔ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لیے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

پھر فرمایا:۔

"مَیں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقفِ عارضی پر جائیں ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لیے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لیے نمونہ بنیں گے تو اُن پر بڑا اثر ہوگا۔ کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔" (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

## احمدی خواتین

کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"یہ رفیقین وفد کی شکل میں دو دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں ورنہ اُن سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لیے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسنِ معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔" (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

## گورنمنٹ کے ملازمین

کے متعلق فرمایا:۔

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لیے لینے کی بجائے اپنے ربّ کے لیے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

وقفِ عارضی کی ایک شکل حضرت مصلح موعود نے بھی جاری فرمائی تھی ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے اہلِ ربوہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:۔

"ربوہ میں مکان بنانے والوں کے لیے کچھ شرائط ہوں گی جنکی پابندی لازمی ہوگی مثلاً ربوہ میں مکانات بنانے والوں اور دوکانیں کھولنے والوں کے لیے یہ بات لازمی ہوگی۔ کہ وہ سال میں ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے وقف کریں جو شخص دینی خدمت کے لیے سال میں ایک ماہ نہیں دے گا اُسے ربوہ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔"

(الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود کے اس بابرکت ارشاد پر عمل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ وقفِ عارضی کی روحانی بابرکت تحریک کا اجراء فرما کر تمام اہلِ ربوہ کے لیے خدمت دین اور اس کی برکات سے حصہ لینے کا سنہری موقعہ بہم پہنچا دیا ہے اب ربوہ کے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کرے اور اس بابرکت سکیم میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

## امراء اضلاع

کو حضور نے اس اہم اور مبارک سکیم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیے۔ . . . . . امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں۔ تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقفِ عارضی) کے پیشِ نظر اور خدمتِ اسلام کے لیے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء)

## مربیانِ سلسلہ اور عہدہ دارانِ جماعت

کو اس مبارک سکیم کے متعلق مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدہ داروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں

باقی صفحہ پر

# ذہنوں کو جلا دینے والے افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

(ادارہ)

## میراثی کے ہاں رات کو چور آگیا

کہتے ہیں کسی میراثی کے ہاں رات کے وقت کوئی چور آگیا۔ اُس نے بہتیرا تلاش کیا مگر اسے کوئی چیز نہ ملی۔ اتفاقاً اس تلاش میں وہ اس کمرہ میں گھس گیا جہاں میراثی سویا ہوا تھا۔ آہٹ پا کر میراثی کی آنکھ کھل گئی اور اسے معلوم ہو گیا کہ چور اندر داخل ہے۔ مگر وہ چپکا پڑا رہا اور مسکراتا رہا تھوڑی دیر کے بعد اسے اس کمرہ کے فرش پر ایک جگہ کچھ سفیدی سی نظر آئی۔ دراصل اس کمرہ میں اندھیرا تھا اور دروازہ کے اندر سوراخ سے چاند کی روشنی اندر پڑ رہی تھی۔ چور نے سمجھا کہ یہ آٹا پڑا ہے۔ اُسے خیال آیا کہ اگر اور کوئی چیز نہیں ملی تو چلو آٹا اٹھا کر ہی لے چلیں۔ چنانچہ اس نے چادر بچھائی اور آٹا اٹھانے کے خیال سے اس نے اس نور کو ہاتھ جو مارا تو بے اختیار میراثی کی ہنسی نکل گئی اور وہ کہنے لگا

"جمان کیوں تکلیف کردے او۔ ایتھے سانوں دنے کچھ نہیں ملدا تہانوں راتیں کی مل سکدا ہے۔"

یہی مثال اس شخص کی بھی ہوتی ہے۔ یہ بھی چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا نور اپنے ہاتھ سے پکڑے حالانکہ وہ نور آنکھوں میں آتا ہے۔ وہ نور دماغ میں آتا ہے۔ وہ نور دل میں آتا ہے کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں آتا اور وہ جب بھی آئے گا۔ مکمل آئے گا۔ اور اگر وہ اس کے کسی حصہ پر ہاتھ مار کر تمام نور اٹھانا چاہے گا۔ تو یہ کر سب نور اس کے پاس سے چلا جائے گا۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۴۳۸)

(مرسلہ مکرم وقار احمد ولد مبارک احمد باجوہ چک ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ابا جان ماسٹر امام علی صاحب مرحوم کی یاد میں!

(مکرم فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی)

## آخری قسط

قبول احمدیت کے ضمن میں ابا جان نے دو اور احمدی دوستوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ ایک مکرم بابو محمد بخش صاحب (سابق تار بابو محکمہ انہار۔ حال محلہ دارالنصر۔ ربوہ) کا۔ وہ ان دنوں جب ابا جان کوٹ مومن میں تھے اور احمدیت کی تحقیق کر رہے تھے۔ بنگلہ نہر کوٹ مومن میں تار بابو لگے ہوئے تھے۔ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جب کوئی مولوی یا مخالف احمدیت کے متعلق کوئی بات کرتا تو میں ان کے پاس پہنچتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایسا مسکت اور مدلل جواب دیتے کہ میں اپنے مدمقابل کو لاجواب کر دیتا۔ دوسرے دوست خواجہ دوست محمد صاحب کا ذکر کرتے کہ انہوں نے ہر مرحلہ پر میری مدد کی اور احمدیہ پاکٹ بک اور دوسری کتب سلسلہ مہیا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ابا جان پر ایک نیا رنگ چڑھا۔ آپ کی زندگی میں ایک حیات آفریں تغیر پیدا ہوا۔ میری عمر اس وقت چار پانچ سال کی تھی اور میں اپنے بھائیوں میں سے سب سے بڑا تھا۔ صرف میری ہمشیرہ اقبال بیگم صادقہ مرحومہ مجھ سے دو سال بڑی تھیں۔ ہم دیکھتے تھے کہ سکولوں میں جب بھی موسمی تعطیلات ہوتیں ابا جان تبلیغ کے لئے نکل پڑتے۔ جب ہم کچھ بڑے ہوئے اور سوچنے سمجھنے کے قابل ہوئے تو ابا جان نے وفات مسیح کے دلائل سمجھانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ بہت سی قرآنی آیات اور احادیث ابا جان سے سن سن کر ہمیں بچپن ہی میں یاد ہو گئی تھیں۔ والدہ صاحبہ نے شروع میں کچھ مخالفت کی مگر چند سالوں کے بعد وہ بھی مشرف بہ احمدیت ہو گئیں اور پھر وقت گذرنے کے ساتھ پورے طور پر احمدیت کے رنگ میں رنگین ہو گئیں۔ یہ بھی ابا جان کے صبر، استقامت نیک نمونہ اور دعا کا اثر تھا۔

ابا جان احمدی ہونے کے بعد اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھنے لگے۔ اکثر کہا کرتے کہ میں بہت جاہل اور ..... تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے احمدیت کی طرف میری راہنمائی فرمائی جبکہ بڑے بڑے عقلمند لوگ اس نعمت سے محروم ہیں۔ اور کہا کرتے کہ میں نے جوانی بہت ناز و نعمت میں گذاری ہے۔ گھر میں سب سے چھوٹا ہونے کے باعث میں اپنے ماں باپ کا بہت لاڈلا تھا۔ والدین نے میری ہر خواہش کو پورا کیا۔ حتیٰ کہ میں اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنا کرتا تھا۔ ابا جان اکثر ہمیں اپنے چھدے ہوئے کان دکھایا کرتے تھے۔ لیکن کہتے تھے کہ اچانک میری فطرت نے کروٹ بدلی۔ مجھ میں عبادت اور پرہیزگاری کا جذبہ پیدا ہو گیا اور یہی نیکی بالآخر مجھے احمدیت کی طرف لے آئی۔

چونکہ ابا جان اس وقت احمدی ہوئے جب ہم بہن بھائی بہت چھوٹے تھے اس لئے ہماری نشوونما احمدیت کی آغوش میں ہوئی۔ ابا جان نے ہمیں ایک خوبصورت سی درثمین لا کر دی۔ جس کے متعلق مجھے بڑے ہو کر معلوم ہوا کہ وہ ابا جان کو مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے ہدیۃً دی تھی۔ ہم نے اس میں سے بہت سے اشعار زبانی یاد کر لئے اور پھر اپنے گھر کے اندر اس میں سے بیت بازی کا مقابلہ کرتے رہتے۔ اسی طرح اپنے غیر احمدی رشتہ داروں سے بھی اپنی اپنی بساط علم کے مطابق احمدیت پر بحث کیا کرتے۔ ابا جان کے ایک سوتیلے چچا جنہوں نے حج کیا ہوا تھا اکثر ہمارے گھر آتے تھے۔ ابا جان بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ آئے۔ ہمارے گھر میں جلسہ سالانہ کا اشتہار لگا ہوا تھا۔ میں اتنا چھوٹا تھا کہ ابھی مجھے پڑھنا نہیں آتا تھا مگر ہم نے چچا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا چچا دیکھو نا یہ کیا لکھا ہوا ہے۔ یہ لکھا ہے۔ جلسہ قادیان۔ ہمیں یاد ہے کہ جب جلسہ کے ایام آتے تو ابا جان بہت بیقرار ہو جاتے۔ سکولوں میں دسمبر کے آخری دنوں میں بڑے دنوں کی چھٹیاں تو ہوتی ہی تھیں مگر آمدنی اتنی کم تھی کہ جلسہ پر جانے کے لئے رقم نکالنا مشکل ہو جاتا۔ بعض اوقات تو ابا جان کسی نہ کسی سے ادھار رقم لے کر چلے جاتے اور جب نہ جا سکتے تو کئی دن افسوس کرتے رہتے۔ ایک بار میں اور ابا جان بھیرہ میں عصر کی نماز پڑھنے جا رہے تھے۔ غالباً ۲۴ تا ۲۵ دسمبر کی تاریخ تھی۔ راستے میں کسی احمدی دوست سے ملاقات ہوئی۔ وہ کہنے لگا۔ ماسٹر جی۔ اس دفعہ آپ جلسہ پر نہیں گئے۔ ابا جان نے کہا۔ کیا کروں۔ کرایہ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا۔ کرایہ میں دیتا ہوں۔ ابا جان نے کہا تو پھر میں ابھی جاتا ہوں۔ چنانچہ وہیں سے واپس ہوئے اور پھر اسی دن شام کی گاڑی پر سوار ہو کر قادیان پہنچ گئے۔

جب میں نے زندگی وقف کی اور جامعہ سے فارغ ہو کر پہلی بار بیرون ملک جانے لگا تو ابا جان مجھے الوداع کہنے کے لئے لاہور تک میرے ساتھ آئے۔ وہاں دہلی دروازہ کی مسجد میں جماعت کے دوستوں نے ایک الوداعی پارٹی منعقد کی اور ابا جان سے کچھ کہنے کو کہا۔ ابا جان نے کہا۔ جب میرے اس لڑکے نے ابھی زندگی وقف نہیں کی تھی تو ایک دفعہ سکھر میں کوئی ملازمت نکلی مگر ہم نے کہا۔ اتنی دور ہم تمہیں نہیں جانے دیں گے۔ مگر اب امام وقت کے حکم سے یہ اتنی دور جا رہے ہیں کہ کئی سالوں بعد واپس لوٹیں گے۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ لمبی جدائی برداشت کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

۱۹۶۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس خاکسار کے انتظام کے ماتحت منعقد ہوئی۔ خاکسار اس وقت مہتمم تربیت تھا۔ ادھر خاکسار کے مع فیملی نائیجیریا جانے کا فیصلہ ہو چکا تھا کلاس کے اختتام پر الوداعی تقریب میں حضور نور اللہ مرقدہٗ تشریف فرما تھے۔ حضور کے ساتھ مرکزی مہتممین اور سابق صدران مجلس خدام الاحمدیہ کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ باقی مہمان اور خدام کھڑے ہو کر چائے وغیرہ پی رہے تھے۔ ابا جان بھی اس تقریب میں شریک تھے۔ خاکسار نے موقع پا کر حضور کی خدمت میں عرض کیا حضور یہ میرے والد صاحب ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم میں تو آتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو عرش پر بٹھایا تھا اور تم نے انہیں کھڑا رکھا ہوا ہے۔ اس پر فوراً کرسی منگوائی گئی اور ابا جان کو حضور کے قرب میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور نے ابا جان سے ازراہ تلطف فرمایا کہ ہم آپ کے بیٹے کو نائیجیریا بھیج رہے ہیں۔ آپ اداس تو نہیں ہو جائیں گے۔ ابا جان نے عرض کیا حضور جب بیٹے کو خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے تو اداسی کیسی۔

جب خاکسار مع فیملی نائیجیریا کے لئے روانہ ہونے والا تھا تو چونکہ اس وقت کے قاعدہ کے مطابق فیملی کے ساتھ جانے والا مبلغ دس سال کے بعد واپس آتا تھا۔ اس لئے ابا جان طبعاً بہت مغموم تھے کہ یہ لمبی جدائی ہے۔ معلوم نہیں پھر بیٹے کی ملاقات نصیب ہو گی یا نہیں۔ اسی حالت میں ایک دن اپنی بہو (خاکسار کی اہلیہ) کو کہا صدیقہ (میری اہلیہ کو ہمیشہ صدیقہ کہہ کر پکارتے تھے جبکہ دیگر اہل خانہ پہلے نام یعنی عائشہ سے پکارتے ہیں) میرے بیٹے کو لے چلی ہو۔ اسے واپس بھی لے آنا تو میری اہلیہ نے کہا ابا جان۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں انشاء اللہ انہیں ضرور لے آؤں گی۔ اور آپ ان سے ملاقات کریں گے۔ چنانچہ جب ۱۹۷۲ء میں چار کے بعد ہی واپسی ہوئی (اس وقت دس سال کا قاعدہ بدل چکا تھا) تو میری اہلیہ نے ابا جان سے ملتے ہی کہا۔ دیکھیں ابا جان میں آپ کے بیٹے کو واپس لے آئی ہوں تو ابا جان بہت خوش ہوئے۔ مگر چند ماہ بعد یعنی ستمبر ۱۹۷۲ء میں جب میں جرمنی (دوسری بار) جانے کے لئے تیار ہوا تو ابا جان پھر مغموم ہو گئے کیونکہ صحت اتنی گر چکی تھی کہ سمجھتے تھے کہ اب دوبارہ بیٹے کی ملاقات نصیب نہ ہو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۵ مئی ۱۹۷۴ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابا جان کی وفات سے متعلق پہلی اطلاع حضور نور اللہ مرقدہٗ کی طرف سے تعزیتی پیغام کی صورت میں مجھے بذریعہ کیبل فرانکفرٹ میں ملی۔ جب ۱۹۷۴ء میں میری واپسی ہوئی تو میری اہلیہ نے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد ابا جان قریباً روزانہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ہمارے مکان پر آتے اور کہتے۔ صدیقہ! انوری صاحب دو سال تک آجائیں گے نا۔ دو سال کا لفظ ہی منہ پر تھا اور بمشکل دو سال ہی زندہ رہے۔ والدہ صاحبہ بتاتی ہیں کہ آخر وقت تک تمہیں یاد کرتے رہے۔ ابا جان وفات کے وقت میرے چھوٹے بھائی نصرت الٰہی (حال ڈپٹی چیف انجنیئر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین) کے پاس تھے۔ جب کمزوری بڑھ گئی تو ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اب انہیں ربوہ لے جائیں۔ جیپ پر آتے ہوئے راستے میں بار بار پوچھتے کیا ربوہ آگیا ہے مرگودھا تک پوچھتے رہے۔ اس کے بعد بیہوشی طاری ہو گئی۔ ربوہ پہنچنے تک سانس لے رہے تھے۔ میری بیوی نے چند بار بلانے کی کوشش کی مگر جواب نہ پایا۔ ایک دو گھونٹ پانی کے منہ میں ڈالے ہی تھے کہ جاں جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اور اب بہشتی مقبرہ میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

ابا جان حضرت المصلح الموعود سے بہت محبت کرتے تھے۔ اکثر کہا کرتے۔ ایہو جیہا نہیں ہونا۔ یعنی اس جیسا شخص پھر پیدا نہیں ہو گا۔ جب میں پہلی بار جرمنی سے ۱۹۶۷ء میں واپس ہوا۔ تو ابا جان نے مجھے اپنی ایک رؤیا سنائی۔ کہنے لگے جب حضرت المصلح الموعود کی وفات ہوئی تو مجھے بہت غم پہنچا اگرچہ جماعت کا ہر فرد ہی غمگین تھا۔ حضور نور اللہ مرقدہٗ کا انتخاب بھی ہو گیا۔ آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کر لی لیکن دل میں خیال یہی تھا کہ اب آپ جیسا خلیفہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ کہتے ہیں ایک رات میں نے خواب میں حضرت اقدس کو دیکھا۔ مجھے غمگین دیکھ کر حضور نور اللہ مرقدہٗ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ایہہ بھی بڑی شئی اے۔ یعنی یہ بھی بڑی چیز ہیں۔ ابا جان کہتے ہیں اس دن سے حضور نور اللہ مرقدہٗ کی عظمت میرے دل میں بیٹھ گئی اور میں سمجھا کہ ہر خلیفہ ہی اپنے وقت کا ایک عظیم الشان انسان ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا مقام رکھتا ہے۔

ابا جان اپنی ملازمت کے آخری سالوں میں اپنے آبائی گاؤں حضور پور سے جہاں وہ ریٹائرمنٹ تک ملازم رہے۔ نقل مکانی کر کے مستقل طور پر بھیرہ میں آباد ہو گئے تھے۔ اور پھر بھیرہ کی جماعت کے بیس سال تک سیکرٹری مال رہے۔ چندوں کی رقم کے لئے ایک الگ

تھیلی بنا رکھی تھی۔ جب مرکز میں حساب بھیجنا ہوتا تو روزنامچہ اور تھیلی کھول کر بیٹھ جاتے اگر روزنامچہ کی میزان اور تھیلی کی رقم میں کچھ فرق ہوتا اور یہ پتہ نہ لگتا کہ کہاں گڑبڑ ہوئی ہے تو ہم بچوں میں سے کسی کو حساب کی پڑتال کرنے کے لئے کہتے اور اکثر یوں ہوتا کہ یا رقم گننے میں غلطی نکل آتی اور یا میزان کرنے میں۔ ابا جان گھر آنے کے لئے روزانہ چار میل چل کر آتے اور عموماً شام کے وقت گھر پہنچتے اور آتے ہی کھاتہ اور روزنامچہ کھول کر بیٹھ جاتے۔ والدہ صاحبہ اگر کبھی کہتیں کہ اتنا سر کھپا کر آئے ہو اور پھر تھکے ہوئے آئے ہو۔ کچھ آرام کر لیا کرو۔ تو بڑے تبسمانہ انداز میں لکھتے ہیں۔ میں بڑی سرکار دا کم کرداں تے چھوٹی سرکار توں تنخواہ لیندا ں۔ یعنی میں بڑی سرکار (یعنی خدا تعالیٰ) کا کام کرتا ہوں اور چھوٹی سرکار سے تنخواہ لیتا ہوں۔ گویا اس یقین سے پُر تھے کہ دنیاوی طور پر جو کچھ مجھے مل رہا ہے وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے طفیل مل رہا ہے اور یہی جذبہ آخر تک کارفرما رہا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھیرہ سے ترک سکونت کر کے ربوہ محلہ دارالبرکات میں آباد ہو گئے اور ایک چھوٹی سی دوکان کھول لی۔ ساتھ ہی آخر دم تک حلقہ دارالبرکات کے زعیم انصار اللہ رہے۔

ملازمت کے دوران ابا جان جہاں بھی رہے آپ کو اپنے ماتحت مدرسین کا اعتماد حاصل رہا۔ سکول کے بچوں میں تو اتنے ہر دلعزیز تھے کہ اب تک وہ بچے جن میں سے اکثر اب جوان ہو کر بوڑھے بھی ہو چکے ہیں ابا جان کا نام ہمیشہ احترام سے لیتے ہیں۔ بلکہ بچوں کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک میں دوسرے اساتذہ کے لئے ہمیشہ ایک اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ ایک دفعہ سنایا کہ ایک بار مدرسین لڑکوں کے پاس ہونے پر ہر لڑکے سے پانچ پانچ روپے شیرینی لینے لگے اور بعض نے اس میں اس قدر سختی کی۔ ایک لڑکا چار روپے بارہ آنے لے آیا اور اپنے استاد سے منت سماجت کر کے کہا کہ یہی رقم بنی ہے۔ اس سے زیادہ جمع نہیں کر سکا۔ مگر وہ ٹیچر بالکل نہ مانا اور لڑکے سے کہا۔ پورے پانچ روپے لاؤ۔ تب چھوڑوں گا۔ اس کے برعکس ابا جان کہتے ہیں کہ ایک لڑکا پانچویں جماعت کا ہم نے پاس کرایا۔ وہ بہت نالائق تھا۔ جب میں بھیرہ سے حضور پور جا رہا تھا تو اس لڑکے کا باپ دو روپے شیرینی کے طور پر لے کر راستہ میں کھڑا ہو گیا۔ مگر میں نے وہ رقم بالکل نہ لی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ شخص بڑا غریب ہے۔ اس نے اصرار بھی کیا مگر میں نے وہ رقم قبول نہ کی۔

اسی طرح سنایا کہ میں ایک جگہ اوّل مدرس تھا۔ ان دنوں گندم کا بھاؤ گر گیا اور ایک روپے کی چوبیس سیر بکنے لگی۔ میں نے تمام مدرسین کو بلا کر کہا کہ اس دفعہ کسی لڑکے سے کوئی شیرینی نہیں لینی کیونکہ کوئی شخص ۲۴ سیر گندم بیچے گا تب جا کر ایک روپیہ اس کے ہاتھ آئے گا اور یہ بڑا ظلم ہے۔ ابا جان کہتے ہیں کہ میرے یہ کہنے کے باوجود ایک مدرس نے ایک لڑکے سے دو روپے لے ہی لئے حالانکہ وہ لڑکا اس کا بڑا خدمتگذار رہا تھا۔ اور ایک بار اس کے بیمار پڑ جانے پر کئی روز متواتر اسے گائے کا دودھ اپنے گھر سے لا کر دیتا رہا تھا۔ مجھے پتہ چلا تو میں اس مدرس پر بہت غصے ہوا۔ آخر وہ مدرس ملازمت سے موقوف ہو کر اس سکول سے نکلا۔

اللہ تعالیٰ ابا جان کے درجات بلند فرمائے اور ہم بچوں کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

## بقیہ :- وقفِ عارضی

کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء)

ان ارشادات کے پیش نظر ہر احمدی کو چاہیئے خواہ وہ کسی طبقہ۔ پیشہ یا تنظیم سے تعلق رکھتا ہو وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ اس نے قدیت ثانیہ کے مظہر ثالث کی آواز پر لبیک کہا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اسے چاہیئے کہ ابھی اور اسی وقت اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مبارک سکیم وقفِ عارضی میں حصہ لینے اور اس کی برکات سے مالا مال ہونے کے لیے فارم وقفِ عارضی پُر کر کے نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن - وقفِ عارضی ربوہ) میں بھجوائے خصوصاً کالجوں اور سکولوں کے طلباء آنے والی موسمی تعطیلات میں اس مبارک سکیم وقفِ عارضی میں ضرور شامل ہوں۔

کس قدر خوش نصیب ہوں گے وہ احباب جو اس نعمت سے حصہ لینگے۔ کیونکہ ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد نے اس بابرکت سکیم میں حصہ لیا۔ ذکرِ الٰہی شب بیداری دعاؤں کی قبولیت راتوں کی گریہ وزاری۔ خشوع وخضوع۔ انابت الی اللہ اور اپنے رب سے تنہائی میں راز و نیاز کی باتیں کرنے کی جو لذت۔ سرور اور حظ انہوں نے اٹھایا۔ اور سرتاپا جو روحانی تبدیلی اور انقلاب انکے اندر بپا ہوا۔ اور ان کو دیکھ کر بعض دوسرے افراد نے جو اثر قبول کیا اور جن برکات سے انہوں نے حصہ پایا۔ اس کی کیفیت وقفِ عارضی میں حصہ لینے والے ہی محسوس کر سکتے ہیں عملاً اسے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کہ وہ ہم سب کو وقفِ عارضی کی اس مبارک اور نہایت ہی مفید اور بابرکت سکیم میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم بھی قرآن کے اس آسمانی نور سے حصہ لینے والے بن جائیں۔ جس کے متعلق حضور نے دعا فرمائی کہ:-

"اے زمین و آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لیے دور ہو جائیں" آمین یا رب العالمین

# جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۳۰ اگست کو ہوگا

- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدواران واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء بروز سوموار ۸ بجے صبح دفتر تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰ جولائی تک دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لئے امیدواران کو چاہیئے کہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ درخواستیں فوری طور پر مقامی جماعت کے صدر صاحب کی معرفت دفتر وکالت دیوان کو بھجوا دیں تا انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔
- اس سے قبل داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی مقرر کی گئی تھی۔ امیدواران کی سہولت کے لئے اب اس میں ۲۰ جولائی تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔
- انٹرویو کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف انہی کو بلایا جائے گا جنکی میٹرک میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوگی اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

## درخواستِ دعا

- میری ہمشیرہ نصرت اختر گذشتہ چند دن سے بیمار چلی آ رہی ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (منیر احمد ناصر دارالنصر غربی ربوہ)

## ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

۱۔ ماہ رواں کے آخری عشرہ میں ۱۸ تا ۲۵ جون ہفتہ وصولی منایا جا رہا ہے۔
۲۔ آپ کی مجلس کو چاہیئے کہ اس ہفتۂ وصولی کو احسن طریق سے منائے اور سو فیصد ادائیگی والی مجالس میں شامل ہو جائے۔
۳۔ اس ہفتہ وصولی کی رپورٹ مرکز کو ہر صورت میں ۲ جولائی تک پہنچا دیں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

**مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ**

کیا آپ نے ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر کر کے مرکز کو اس کی اطلاع دے دی ہے؟ اگر نہیں تو فوراً تقرر فرما کر مرکز کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

**قائدینِ مجالس! ۱۸ جون کو "مثالی وقارِ عمل" منا کر رپورٹ بھجوانا نہ بھولیں!** (مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وفات

برادرم مکرم مولوی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعداللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۹ر جون ۸۲ء بوقت ساڑھے نو بجے شب بعمر قریباً ۷۶ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ دس جون کو پانچ بجے شام ربوہ لایا گیا۔ موصی ہونے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اُسی رات بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ نہایت کم گو اور سلسلہ احمدیہ کے شیدائی اپنے علاقہ میں اپنوں اور غیروں میں نہایت درجہ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

آپ نے کم و بیش چالیس سال تک بطور مدرس کام کیا متعلقہ حکام ان کی ذاتی شرافت۔ احساس ذمہ داری اور نیکی تقویٰ کے مداح تھے۔ شعار اسلامی کے سختی سے پابند تھے۔ ۱۹۴۹ء سے وفات تک مسلسل جماعت احمدیہ سعداللہ پور کے پریذیڈنٹ منتخب ہوتے رہے۔ جہاں تک مجھے یاد رہے۔ اپنی زندگی میں ہمیشہ نہ صرف جلسہ سالانہ بلکہ تمام دیگر جماعتی اجتماعات میں بھی باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ میں تیمارداری کی غرض سے گاؤں گیا ہوا تھا اور حضور انور اللہ مرقدہا کی وفات کی خبر سنکر واپس ربوہ آنے کے لیے تیار ہوا۔ تو آپ نے رقت آمیز لہجہ میں کہا کہ میں نے زندگی میں کوئی جماعتی موقع ضائع نہیں ہونے دیا۔ اب اگرچہ میں بیمار ہوں۔ لیکن میری دلی خواہش ہے۔ کہ آپ مجھے ربوہ ساتھ لیتے جائیں۔ لیکن ڈاکٹری ہدایت کے پیش نظر ایسا نہ ہو سکا تھا۔ اُسی وقت ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور خاموش ہو گئے۔ لیکن افسوس کہ ابھی ہم ربوہ آتے ہوئے سفر میں ہی تھے کہ ان کی وفات ہو گئی اور اگلے دن میت ربوہ پہنچا دی گئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اس وقت دو لڑکیاں اور ایک لڑکا بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ (اقبال احمد غضنفر)

(سابق مبلغ غانا حال ربوہ)

## مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) ربوہ میں منعقد ہوگا۔

جس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے لہٰذا ابھی سے اس اجتماع کی تیاری شروع کر دیجئے خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## بزم ارشاد انصار اللہ

بزم ارشاد کا قیام مجالس انصار اللہ کی ترقی کے لئے ایک ضروری قدم ہے۔ ناظمین اضلاع زعماء اعلیٰ و زعماء مجالس انصار اللہ اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر مجلس میں یہ بزم ضرور قائم ہو جائے اور مرکزی پروگرام کے مطابق کام کر کے رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظم اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

## ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے، لیکن ایسا وقف جو کہ کسی اور کسی حالت میں پیٹھ دکھانے کو تیار نہ ہو اور ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کی زندگی اس کا مال اس کے اوقات سب کے سب اسلام اور احمدیت کے لیے وقف ہیں" (الفضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

# فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

## ۸ رتا ۳۰ ر مئی ۸۲ء

| | |
|---|---|
| ۱۔ محترمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ بذریعہ مکرم سید عبدالغنی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ۔ | ۷۵/- |
| ۲۔ مکرم لیاقت علی خانصاحب بذریعہ مکرم سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت غربی۔ | ۵۲/- |
| ۳۔ " چوہدری ناظر علی خانصاحب چک ۶۰ کھیم سنگھ ضلع فیصل آباد۔ | ۵۰/- |
| ۴۔ " " " منجانب والدین محمد یوسف صاحب | ۵/- |
| ۵۔ " بریگیڈیر اقبال احمد شمیم صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔ | ۵۰/- |
| ۶۔ " لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ | ۵۰/- |
| ۷۔ " شاہد محمود راشدی صاحب کریسنٹ شوگر مل فیصل آباد۔ | ۱۰۰/- |
| ۸۔ " خالد شریف صاحب ابن مکرم منظور احمد شاہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔ | ۱۰۰۰/- |
| ۹۔ محترمہ اقبال بیگم صادقہ صاحبہ بذریعہ راجہ بشیر الدین صاحب مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا۔ | ۲۰۰/- |
| ۱۰۔ " امۃ المنان صاحبہ ریحانہ " سیکرٹری مال، دارالصدر جنوبی ربوہ۔ | ۵۰/- |
| ۱۱۔ مکرم میاں عبدالستار صاحب " " سیالکوٹ شہر۔ | ۱۰۰/- |
| ۱۲۔ " تنویر احمد صاحب " " " | ۵۰/- |
| ۱۳۔ " بابو محمد اقبال صاحب۔ " " " | ۲۰۰/- |
| ۱۴۔ " ایم اے صادق صاحب۔ منجانب والدہ مرحومہ بذریعہ جماعت احمدیہ کراچی | ۵۰/- |
| ۱۵۔ " قریشی محمد مسعود احمد صاحب دستگیر سوسائٹی " " " | ۵۰/- |
| ۱۶۔ " محمود احمد صاحب قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ " مکرم قریشی مختار محمود صاحب مال اوّل تحریک جدید | ۱۰۰/- |
| ۱۷۔ " مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری حال لاہور۔ | ۵۰۰/- |
| ۱۸۔ " سیکرٹری مال صاحب سرگودھا شہر | ۷۰/- |
| ۱۹۔ " عنایت الٰہی صاحب سیکرٹری مال بھیرہ ضلع سرگودھا | ۱۲۰/- |
| ۲۰۔ " ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ۵۰/- روپے ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ۵۰/- دارالصدر غربی | ۱۰۰/- |
| ۲۱۔ " احسان اللہ صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ | ۱۰۰/- |
| ۲۲۔ " میاں بشیر احمد صاحب صراف رحیم یار خاں بذریعہ مکرم عبدالسلام صاحب زرگر ربوہ | ۲۰۰/- |
| ۲۳۔ " سیکرٹری مال صاحب فیکٹری ایریا ربوہ۔ | ۱۰۰/- |
| ۲۴۔ محترمہ سیکرٹری مال صاحبہ لجنہ مقامی ربوہ از امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ حلقہ نصرت جہاں۔ | ۵۰/- |
| ۲۵۔ " کوثر سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ | ۵۰/- |

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## ایک مجاہد بھائی کے لیے درخواست دُعا

سلسلہ کے مخلص خادم اور میدانِ تبلیغ کے ایک معروف مجاہد مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی جن کو ماہی قریب میں اپنے نجی ماحول میں متعدد صدمات پہنچے ہیں چند دنوں سے ایک اپریشن کے نتیجہ میں صاحبِ فراش ہیں۔ جملہ قارئین کرام سے اس مجاہد بھائی کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## مجالس اطفال الاحمدیہ کیلئے یاد رکھنے کی باتیں

- ہر جگہ جہاں تین یا تین سے زیادہ احمدی بچے موجود ہوں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی چاہیئے۔
- ہر مجلس میں ناظم اطفال اور مربی اطفال ضرور مقرر ہونے چاہئیں۔
- ہر ماہ میں کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ ہونے ضروری ہیں۔
- ہر مجلس کو چاہیئے کہ اپنی ماہوار رپورٹ مقررہ رپورٹ فارم پر مکمل اندراجات کے ساتھ مرکز میں دس تاریخ سے پہلے بھجوائے۔
- مرکز کی طرف سے آمدہ خطوط پر بروقت عمل اور ان کا جواب مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

**زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ :- بحر حکمت کے موتی

ہمارے لئے ایک نیا خدا ہو جائے ، یہی فتح حقیقی ہے جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں "

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صد ۱۴۴-۱۴۵)

## ۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ تقریب

اور

## مجاہدین تحریک جدید

حسب سابق انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی ۲۹ رمضان المبارک (۲۲ جولائی) کی دعائیہ تقریب میں تحریک جدید کے اُن مجاہدین کی فہرست بغرض دعا پیش کی جائیگی جنہوں نے اپنی موعودہ رقوم مذکورہ تاریخ سے پہلے سو فیصدی ادا فرما دی ہونگی - اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کرنے کا یہ سنہری موقع ہے - ہر احمدی کو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے - ویسے بھی ماہِ رمضان اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہے - سو کوشش فرمائی جائے کہ اسی مبارک مہینہ میں اس فرض سے سبکدوش ہو کر دوہرا ثواب حاصل کیا جائے -

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## امرائے اضلاع تھرپارکر، حیدرآباد، بدین، سانگھڑ، ٹھٹھہ اور داد و متوجہ ہوں

امرائے اضلاع تھرپارکر، حیدرآباد، بدین، سانگھڑ، ٹھٹھہ اور داد و اور صرف ضلع تھرپارکر کی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان و امراء کا اجلاس بتاریخ ۱۷ جون بروز جمعرات بمقام مرپور خاص بمکان ڈاکٹر صدیقی واقع سٹیلائٹ ٹاؤن بوقت گیارہ بجے صبح تجدید بیعت کے کام کو اندرون ایک ہفتہ مکمل کرنے کی تجاویز پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوگا - جملہ مندرجہ بالا ممبران خود یا بذریعہ نمائندہ شرکت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں - جزاکم اللہ احسن الجزاء -

(ڈاکٹر صدیقی امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن)

## درخواست دعا

• خاکسار کے برادر نسبتی منیر الدین سکنہ سانده کلاں لاہور گذشتہ سال بعارضہ فالج بیمار ہوئے تھے احباب کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہوا تھا، لیکن اب پھر تکلیف زیادہ ہوگئی ہے - احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے مودبانہ درخواست دعا ہے

(جمال الدین ۱/۲۲ دارالبرکات ربوہ)

## احمدی احباب و خواتین سے التماس

تمام احمدی احباب و خواتین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کسی کو خلافت رابعہ کے بارے میں کوئی خواب یا بشارت ملی ہو تو مہربانی کر کے بتفصیل اپنے دستخطوں اور پتہ کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوا دیں -

(ناظر اصلاح وارشاد)

## شکریہ احباب

خاکسار کے والد محترم چوہدری رحمت علی صاحب رائے پوری حال تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی وفات مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۲ء کے بعد بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے بذریعہ خطوط اور فرداً فرداً تشریف لا کر تعزیت کا اظہار فرمایا جس سے ہمارے غمزدہ دلوں کو ڈھارس بندھی - خاکسار سب دوستوں کا شکر گذار ہے جو خود تشریف لائے اور جنہوں نے خطوط لکھے - اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے - درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمائیں -

(عبدالکریم - کوثر ٹی سٹال - اقصیٰ روڈ ربوہ)

## نمایاں کامیابی

عزیزہ حمامۃ البشریٰ خار صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطا محمد صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کو گذشتہ دنوں ۱۲ مئی ۱۹۸۲ء کو راولپنڈی میڈیکل کالج کے پہلے کانووکیشن میں ایک شاندار تقریب میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے مندرجہ ذیل انعامات اور امتیازی نشانات عطا فرمائے -

۱- پریذیڈنٹ گولڈ میڈل طالبات میں سے یونیورسٹی بھر میں ایم بی بی ایس میں اول آنے پر -
۲- کشمر میمنٹ گولڈ میڈل - میڈیسن کے امتحان میں یونیورسٹی میں اول آنے پر -
۳- کالج کریسٹ راولپنڈی میڈیکل کالج کا امتیازی نشان، کالج میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر -
۴- راولپنڈی میڈیکل کالج کے ۱۹۷۹ء کے بہترین گریجوئیٹ کا اعزاز -

اس کے علاوہ صدر محترم نے ایم بی بی ایس کی ڈگری بھی عطا فرمائی - عزیزہ موصوفہ نے اب کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز کراچی میں داخلہ لیا ہے - مزید ترقیات کے لیے دعا کی درخواست ہے -

(عبدالغفار ڈار - راولپنڈی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں - مینجر -


فرنیچر خریدنے کیلئے بہترین دکان

مون لائٹ صوفہ ہاؤس

اسپیشل لکڑی - دیدہ زیب ڈیزائن

اور

ماہر کاریگروں کا تیار کیا ہوا معیاری فرنیچر خریدنے کے لیے

مون لائٹ صوفہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

پر تشریف لائیں

سپیشل رعایت

ایک سنہری موقعہ

ہم اپنا کاروبار تبدیل کر رہے ہیں - اس وجہ سے دکان میں ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا جلد ختم کرنے کے لیے بہت سستے داموں پر فروخت کیا جا رہا ہے - اہالیان ربوہ اس سنہری موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں - کپڑے کے تاجر بھی تھوک نرخ پر کپڑا خرید سکتے ہیں - سیل ۵ جون سے شروع کی جا رہی ہے -

خواجہ عبدالمومن پروپرائیٹر

مومن کلاتھ ہاؤس

گول بازار ربوہ - فون: دکان ۵۱۷ رہائش ۵۷۱

خدمت کے نئے جذبہ کے ساتھ

ڈے اینڈ نائٹ سروس

ہمارے ہاں ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں، نیٹنگ مشین، واشنگ مشین نیز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے - فیصل آباد میں اپنے احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت ہوگی -

پروپرائیٹر :- میاں محمد ادریس

میاں الیکٹرک سروس فون ۲۸۱۷۳

بالمقابل ستارہ ٹیکسٹائل ملز مقبول روڈ - فیصل آباد

ہر شے سستی ٭ ہر چیز معیاری

یوٹیلیٹی اسٹور گولبازار ربوہ

نزد نیشنل بنک

| | | |
|---|---|---|
| • آٹا | ۳۲ - ۰۰ | |
| • گھی | ۹۵ - ۵۵ | ۵ کلو |
| • " | ۵۵ - ۲۸ | ۲½ " |
| • بڑا آئل | ۱۰۰ - ۰۰ | ۵ " |
| ٹیوب لائٹ چائنا | ۳۱ - ۰۰ | فی ٹیوب |
| • سویابین | ۵ - ۰۰ | فی کلو |

شیونگ کریم، ٹوتھ کریم، شیمپو، پاؤڈر، دالیں - نمک مرچ، ہلدی، دھنیا چائے اور ضروریاتِ زندگی کی تمام اشیاء موجود ہیں -

مینجر عبدالحکیم خالد